ماخذ تحقیقی مجلہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر راجہ کاشف

پی ایچ ڈی ماس کیمونی کیشن، لیکچرر، رفاہ انسٹیٹیوٹ آف میڈیا سائنسز، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد۔

پاکستانی سینما انڈسٹری کی بقاء کیلئے بھارتی ہندی فلموں کی پاکستان میں نمائش

Dr. Raja Kashif*

PhD Mass Communication, Lecturer, Riphah Institute of Media Sciences (RIMS), Riphah International University, Islamabad.

***Corresponding Author:** rajakashifjanjua@gmail.com

"The screening of Indian Hindi films in Pakistan for the Survival of the Pakistani Film Industry"

Feature films, a powerful medium of mass communication and a visual representation of literature, offer a captivating audio-visual experience. Modern technology enhances this experience, making films an integral part of contemporary life. As a rich medium for reflecting on human nature, films provide unique insights into diverse cultures, challenging stereotypes, and fostering understanding. This paper examines the socio-political phenomenon of Indian Hindi film screenings in Pakistan. Despite political divisions in the subcontinent, films serve as a valuable tool for studying and promoting soft social change. This analysis explores the complex interplay of political and social factors that influence the reception and impact of Indian Hindi films in Pakistan.

Key Words: *Feature Films, Mass Communication, Indian Hindi Films, Pakistan, Socio-Political Analysis, Cultural Exchange, Soft Power, Stereotypes.*

تعارف

انسان کا مزاج اور تشنہ خواہشات اسے خوابوں کی دنیا میں لے جاتی ہیں اور خوابوں کو جاگتی آنکھوں سے دیکھنے کا سب سے بہتر ذریعہ فلم ہے۔ اسی لئے فلم ابلاغ کی مؤثر صورت ہے۔ فلم اپنی اثر پذیری کی وجہ سے ریڈیو کے بعد ابلاغ کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے[1]۔ فلموں کی بنیاد انیسویں صدی میں پڑی، جب ۱۸۲۴ میں پیٹر وروجیٹ (Petro

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

(Roget) نے فلم کے بارے میں ایک نظریہ پیش کیا جسے استقرار بصارت (Persistance of vision) کہتے ہیں۔ اس نظریے کی بدولت متحرک تصاویر کی ایجادات کا سفر شروع ہوا[۲] اور کیمرے کے ذریعے پہلی متحرک تصویر جولیس میر کی نے بنائی۔ اس کے بعد فلم پر حرکت کو تیزی سے محفوظ کرنے کا کام ۱۸۸۹ میں مکمل ہوا۔ پھر فلیکس ایبل سیلولائیڈ فلم (Flexible Celuid Film) ایجاد کی گئی، جس سے فلم پر حرکت کو محفوظ کرنے کا کام آسان ہو گیا۔ حرکت کے عمل کو محفوظ کرنے کے عمل کے بعد تھامس ایڈیسن اور ڈکسن نے مشترکہ منصوبے پر کام کرتے ہوئے ایک مشین ایجاد کی جس کا نام کنٹو اسکوپ (Kinto Scope) تھا۔ پھر ۱۸۹۲ میں کنٹو اسکوپ کی ہیئت تبدیل کر کے اسے ویٹا اسکوپ بنا دیا گیا۔ اس اہم اور نمایاں تبدیلی کے بعد اس مشین سے کام لینے کیلئے ڈکسن نے ایک مختصر فلم بنائی جس کو ۱۸۹۶ میں پیش کیا گیا۔ یہ جاگتی آنکھوں سے خواب دکھانے والی فلموں کا آغاز تھا[۳]۔ انسانی تہذیب میں ایک نئے دور کا آغاز جب انسان انفاظ سے ہوتا ہوا تصویر تک پہنچا اور پھر تصویریں متحرک ہو گئیں۔ انسان کے سوتے میں خواب دیکھنے کے عمل کو جیتے جاگتی آنکھوں سے دیکھنے کا عمل ایک بڑی تبدیلی تھی۔ دنیا میں اس ایجاد کی وجہ سے کیا کیا نہ ہونا تھا جس کی وجہ سے آنے والے دور میں سوچ ہی تبدیل ہو جانے تھی اور وہی ہوا بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر انسانی آنکھوں نے دیکھا۔

بھارت میں فلموں کا آغاز

بھارت میں فلم کا آغاز ۷ جولائی ۱۸۸۶ میں ایک خاموش مگر متحرک فلم کی نمائش سے ہوا۔ یہ فلم بمبئی کے واٹسنز ہوٹل میں دکھائی گئی۔ اس فلم کو دکھانے کا انتظام ایک ایجنٹ نے فرانس سے درآمد شدہ آلات کے ذریعے کیا تھا[۴]۔ ہندوستان میں سب سے پہلا سینما ہاؤس ۱۹۰۷ میں بمبئے میں بنایا گیا۔ جسے مسٹر پاٹھے نے بنایا تھا۔ یوں ہندوستان میں فلم انڈسٹری کے جادوئی دور کا آغاز ہوا[۵]۔ اس سلسلے میں بھارت کی پہلی خاموش فیچر فلم "راجہ ہریش چندر" ۱۹۱۳ میں نمائش کے لئے پیش کی گئی[۶][۷]۔ اس فلم کو داداصاحب پھالکے نے بنایا تھا جو بھارتی سینما کے بانی تصور کئے جاتے ہیں۔ اس فلم کا موضوع مہابھارت تھا اور اس میں مذہبی عقائد، روایات اور خلوص و قربانی کا پرچار لیا گیا تھا۔ اسی طرح بھارت میں پہلی بولتی فلم بمبئی کے میجسٹک سینما میں ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ کو "عالم آرا" کے نام سے نمائش پذیر ہوئی۔ اس مشہور فلم کو امپیریل فلم کمپنی نے بنایا جبکہ فلم کے ہدایت کار اردشیر ایرانی تھے[۸][۹]۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

پاکستان میں فلموں کا آغاز

پاکستان میں فلم سازی اور فلموں کی نمائش کے حوالے سے بات کریں تو ۲ ستمبر ۱۹۴۸ کو پاکستان کی پہلی فلم 'تیری یاد' لاہور کے ایک دوسرے درجے کے تھیٹر میں نمائش کے لئے پیش کی گئی تھی [۱۰] [۱۱]۔ اگرچہ تیری یاد پاکستان سے ریلیز ہونے والی پہلی فلم تھی مگر پھر بھی اس کو حکومت، پریس اور عوام نے کوئی خاص اہمیت نہ دی کیونکہ اس وقت سب کی توجہ بابائے قوم قائد اعظم کی صحت کی جانب مبذول تھی اور بدقسمتی سے اس فلم کی ریلیز کے ایک ہفتے بعد بابائے قوم رحلت فرما گئے، جس کے باعث اس فلم کی مقبولیت کا گراف اور بھی نیچے چلا گیا اور دوسری جانب فلم کا تصویری معیار کی اور نغمات فلمی نقدوں کو متاثر نہ کر سکے۔ اس طرح فلم " تیری یاد' بری طرح سے ناکام ہو گئی [۱۲]۔ پاکستان میں پہلی ریلیز ہونے والی فلم کے وقت کا انتخاب موذوں نہیں تھا۔ اس سے ہم فلم ساز اور ہدایت کار کے پروفیشنل ازم کا بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کیونکہ موجودہ دور میں تو فلم کی ریلیز ایک سائنس بن گئی اور کوئی بھی فلم منہ اٹھا کر ریلیز نہیں کر دی جاتی ہے بلکہ اس کیلئے حالات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی صحت سارے ملک کیلئے بہت اہم تھی ایسے میں فلم ساز کو فلم کی ریلیز کو روک دینا چاہیئے تھا جبکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس سے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے فلم انڈسٹری سے وابستہ لوگ پاکستان بننے کے وقت بھی نان پروفیشنل رجحان کے حامل ہوا کرتے تھے۔

نوزائیدہ پاکستان میں فلم سازی کا عمل کیسے پنپتا کہ جب اس کو نہ تو سنجیدگی سے لیا گیا اور نہ ہی کسی بھی مرحلے پر اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت کی ترجیحات میں فلم تو ہرگز شامل نہیں تھی۔ ماضی کے معروف ڈائریکٹر ڈبلیو، زیڈ، احمد کے مطابق " جب سردار عبدالرب نشتر نے وزارت سنبھالی تو وزارت صنعت نے ایک مضحکہ خیز حکم جاری کیا جس میں کہا گیا کہ "اصولی طور پر مسلمانوں کو فلم سازی میں ملوث نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کام چونکہ موج مستی کا ہے لہٰذا اسے کافروں کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے" [۱۳]۔ حکومت کے اس اقدام سے لوگوں کے لئے تفریح اور فلم انڈسٹری سے وابستہ افراد کے لئے ترقی کی راہیں مسدود ہو گئیں۔ اگر اس وقت فلم انڈسٹری کی ترقی کے لئے اقدامات کر لئے جاتے تو آج صورت حال مختلف ہوتی۔

پاکستانی فلم سازوں نے آنے والے وقتوں میں بھارتی ہندی فلموں کا مقابلہ کرنے کے بجائے بھارتی ہندی فلموں کی نمائش کو ہی رکوانے کی کوششیں کیں۔ اس حوالے سے ۱۹۶۵ کو پاکستانی فلمی ناقدین "فلمی دنیا کا فیصلہ کن سال" قرار دیتے ہیں۔ اس سال پاکستان میں بھارتی ہندی فلموں کی کی نمائش پر پابندی فلم لگا دی گئی۔ اس

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

قسم کی پابندیاں اس سے پہلے بھی لگائی گئی تھیں لیکن پیسے کی چمک سے پابندیوں کی بیل کبھی منڈھے نہ چڑھ سکی اور پاک بھارت جنگ کے دوران بھارتی ہندی فلموں پر لگی پابندی آج بھی موجود ہے[۱۴] لیکن بھارتی ہندی فلموں کی پر پابندی آغاز سے صرف سینما کی حد تک محدود رہی جبکہ دیگر ذرائع جن میں ویڈیو کیسٹ ہی ڈی، ڈی وی ڈی اور آج کے زمانے میں ٹورنٹ (انٹرنیٹ کے ذریعے فلم کی اگلے روز اور کبھی کبھی تو اسی دن فلم کو ڈاؤن لوڈ کرلینا) شامل ہیں، ان کے ذریعے بھارتی ہندی فلمیں پاکستانی فلم بینوں تک آسانی سے پہنچتی رہی ہیں بلکہ پہنچ رہی ہیں۔

اکیسویں صدی کے پہلے عشرے میں پاکستان کے سینماگھروں میں بھارتی ہندی فلموں کی کو ایک بار پھر محدود سہی مگر نمائش کی اجازت دے دی گئی۔ بیرسٹر شاہ نواز نون سابق چیئرمین فلم سنسر بورڈ کے مطابق "۵ جون ۲۰۰٦ کو شوکت عزیز (اس وقت کے وزیر اعظم) نے محدود تعداد میں بھارتی ہندی فلموں کی نمائش اجازت دی تھی، وہی اجازت نامہ آج بھی برقرار ہے۔ فلموں کی امپورٹ میں وزارت تجارت اور وزارت ثقافت کا عمل دخل ہے۔ ملک میں جب فلم آجاتی ہے تو سنسر بورڈ اسے سنسر کوڈ کے مطابق سنسر سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے اور سینما میں نمائش کی اجازت دیتا ہے[۱۵]۔

پاکستان کی فلم انڈسٹری کے بارے میں کیا لکھا جائے۔ اصل میں پاکستان کی فلمی صنعت اپنے قیام سے اب تک نشیب و فراز کا شکار رہی ہے[۱٦]۔ پاکستانی فلم سازوں کی جانب سے فلموں کی پروڈکشن کی صورت حال انتہائی مایوس کن ہے۔ پاکستانی فلمیں ملک میں موجود ٦۲ سینماؤں کی ضرورت پوری نہیں کر سکتیں۔ جس دن بھارتی ہندی فلموں کی امپورٹ بند ہوگئی تو جو گنتی کے سینمارہ گئے ہیں، وہ بھی ٹوٹ جائیں گے[۱۷]۔ کیونکہ پاکستانی فلمیں فلم بینوں کو سینما لانے سے قاصر ہیں۔

اگر ہم پاکستانی فلموں کو ہندستانی ہندی فلموں سے الگ کر کے دیکھیں تو مناسب نہ ہو گا۔ انداز تو ایک جیسا ہی ہے لیکن بالی وڈ یا بھارتی سینما اپنے بے پناہ سرمائے اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے پاکستان سے کہیں آگے ہے اور ہالی ووڈ کا معیار بھی پیش کرتی ہیں اور زیادہ تر فلمیں بھی بھارت سے باہر ان لوکیشنز پر بنتی ہیں جہاں کی سینماٹو گرافی ہندوستانی فلموں کے معیار کو اس سطح پر لے جاتی ہے جو ہمارا فلم بین دیکھنا چاہتا ہے جبکہ پاکستانی فلمیں اپنے اندر وہ کشش نہیں رکھتیں جو بالی وڈ کی ایک عام سی فلم بھی رکھتی ہے۔ ایک اچھی اور معیاری پاکستانی فلم بھی اوسط درجے کی بھارتی ہندی فلم کے مقابلے میں نہایت معمولی بزنس کرتی ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔ اسی لئے پاکستانی فلموں کا مقام بھارتی ہندی فلموں کی موجودگی میں بنتا نظر نہیں آرہا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

پاکستانی ناظرین میں بھارتی ہندی فلموں کی مقبولیت

پاکستانی ناظرین میں بھارتی ہندی فلموں کی مقبولیت کی کئی وجوہات ہیں۔سب سے اہم تو سرمایہ ہے بھارتی ہندی فلموں کی تیاری میں کثیر سرمایہ استعمال ہوتا ہے۔بھارتی ہندی فلموں میں فلم کے ہر جزو کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پروڈیوسر کو پتہ ہے کہ اس کا سرکٹ بڑا ہے تو وہ بلا جھجک سرمایہ لگاتا ہے اور بھارتی ہندی فلمیں خالص پروفیشنل ازم سے تیار کی جاتی ہیں۔چونکہ بالی وڈ ایک بڑی ہندی فلم انڈسٹری ہے اس لئے یہاں ہر کام طریقے اور نظم وضبط کے تحت ہوتا ہے۔بھارتی ہندی فلموں کے گانے کثیر سرمائے سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اے آر رحمان کا میوزک اسٹوڈیو جو ایشیا کا سب سے بڑا اسٹوڈیو ہے۔(۱۸) اس میں بھارتی ہندی فلموں کے گانے تیار کئے جاتے ہیں۔انسان کو ازل سے محبت جیسے جذبات سے لگاؤ رہا ہے۔اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے بھارتی ہندی فلموں میں رومانویت یا محبت جیسے جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے۔بالی وڈ میں پہلے کلاسیکل یا طوائف انداز کا رقص پیش کیا جاتا تھا لیکن اب اس میں فرق آ گیا ہے۔آج کل قدیم اور جدید مغربی انداز کو ملا کر نئے انداز کا رقص بالی ووڈ کا حصہ ہے۔(۱۹)

بھارتی ہندی فلموں کے موضوعات اور جدید ٹیکنالوجی

بھارتی ہندی فلموں کی میں مختلف موضوعات پر طبع آزمائی کی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہمیں بھارتی ہندی فلموں کی میں ہر طرح کے موضوعات ملتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارتی ہندی فلموں کی ہالی وڈ کی فلموں کی کہانیوں کے موضوعات کو اپنے یہاں پیش کرتی ہیں لیکن ان کو مقامی رنگ دیا جاتا ہے۔بھارتی ہندی فلموں کی ڈائریکشن بلا شبہ اپنے اندر وسعت و جامعیت کی حامل ہے۔ آج بالی وڈ کی کامیابی میں ڈائریکشن کا اہم کردار ہے۔اس کے علاوہ بالی وڈ کی فلموں میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کی جاتی ہے۔مثال کے طور پر اے آر رحمان کا میوزک اسٹوڈیو جو ایشیا کا سب سے بڑا اسٹوڈیو ہے۔(۲۰) جدید ترین ٹیکنالوجی کا حامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ بالی وڈ کی فلمیں اپنی معیاری پروڈکشن کی وجہ سے پاکستان میں مقبولیت رکھتی ہیں(۲۱)۔

موجودہ دور میں سب سے اہم سوال بھارتی ہندی فلموں کی پاکستانی سینماؤں میں نمائش ہے۔سابق وزیر اعظم شوکت عزیز کے دور میں محدود پیمانے پر بھارتی ہندی فلموں کی نمائش کی اجازت دی گئی تھی مگر اب تو کافی بڑی تعداد میں بھارتی ہندی فلمیں سینماؤں کی زینت بن رہی ہیں۔یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ بھارتی ہندی فلموں کی نمائش سے اصل فائدہ کس کو ہے۔اگر معاشی اعتبار سے دیکھا جائے تو دیکھا جائے تو ڈسٹری بیوٹرز اور سینما مالکان کو

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس کا براہ راست فائدہ پہنچتا ہے۔ جبکہ بھارتی ہندی فلموں کی نمائش سے مقامی فلمی صنعت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر دیکھا جائے پاکستان کی فلم انڈسٹری جو پہلے ہی زوال پذیر ہے، وہ بھارتی ہندی فلموں سے کہاں مقابلہ کر سکتی ہے۔ مثلاً اس عید پر کراچی کے بمبینو سینما میں پاکستانی فلم حسینہ ٹوئیٹی ۲۰ لگائی گئی ہے۔ اس کی کاسٹ بھی کوئی خاص نہیں ہے۔ (۲۲) یہ فلم کہاں کسی بھارتی ہندی فلم کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

بنگلہ دیش میں بھارتی ہندی فلموں کی نمائش پر پابندی

مقامی فلم انڈسٹری کی بقا کے لئے آخر کیا کیا جا سکتا ہے۔ کیا بھارتی ہندی فلموں پر مکمل پابندی لگا دی جائے۔ اس حوالے سے ہم بنگلہ دیش کی مثال اپنے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ جہاں اب بھی بھارتی ہندی فلموں پر پابندی ہے۔ بنگلہ دیش میں اگرچہ آغاز سے بھارتی ہندی فلموں کی نمائش پر پابندی ہے۔ مگر ۲۴ اپریل ۲۰۱۰ کو بھارتی ہندی فلموں سے پابندی اٹھالی گئی۔ بنگلہ دیش کے کامرس منسٹر فرخ خان نے کہا ہم نے پابندی سینما انڈسٹری کے فروغ کے لئے اٹھائی ہے"۔[۲۳] بھارتی ہندی فلموں پر سے پابندی ہٹتے ہی بنگلہ دیش کی فلم انڈسٹری نے اس کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر لیا۔ اس موقع پر معروف اداکار اور انڈین فلموں کے خلاف بنے والے محاذ کے کوآڈینیٹر معصوم پرویز نے کہا انڈین فلمیں ہماری انڈسٹری اور کلچر کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گی اور اسکے ساتھ کم سے کم ۲۵,۰۰۰ افراد بے روزگار ہو جائیں گے"۔ انہوں نے مزید کہا "ہم نے کامرس منسٹر اور حکام بالا سے اس فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کی ہے، بصورت دیگر ہم اپنے لہو کے آخری قطرے تک احتجاج کریں "[۲۴]۔ بھارتی ہندی فلموں کے خلاف بننے والے محاذ نے اپنی اہمیت فوراً ہی ثابت کر دی۔ جس کے نتیجے میں بنگلہ دیشی حکومت نے اس پر فوراً نظر ثانی کیا اور پھر بنگلہ دیشی وزیر اعظم شیخ حسینہ کی ہدایات کی روشنی میں بالی وڈ کی فلموں پر چار عشروں سے لگی پابندی ہٹانے کے محض تین دن بعد دوبارہ نافذ کر دی گئی۔ انہوں نے کامرس منسٹر کے پابندی ہٹانے کے یکطرفہ قدم پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ بنگلہ دیش حکومت کی جانب سے بھارتی ہندی فلموں پر سے پابندی ہٹانے کی وجہ سینما انڈسٹری کی حالت زار بھی تھی جیسا کہ سینما ہالوں کی گھٹتی ہوئی تعداد ہے جو ۲۰۰۰ میں ۱۹۰۰ تھے اور ۲۰۱۰ میں کم ہو کے محض ۶۰۰ رہ گئے ہیں۔ جن میں کم بجٹ کی مقامی اور بی گریڈ کی بالی وڈ کی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں لیکن کامرس منسٹر کے فیصلے کے نتیجے میں مقامی ایکٹرز، ڈائریکٹرز اور موسیقی کاروں نے احتجاج کیا جن کے مطابق بالی وڈ کی وجہ سے مقامی صنعت ڈوب جائے گی۔[۲۵] بنگلہ دیشی فلم انڈسٹری نے اپنی قوت ثابت کی اور دوبارہ پابندی لگوا دی لیکن پاکستان کی مقامی فلم انڈسٹری تو اتنی بھی اہلیت نہیں رکھتی۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہالی وڈ فلموں کی پاکستان کے سینماؤں میں نمائش

بھارتی ہندی فلموں کے حوالے سے پاکستان اور بنگلہ دیش کی پالیسی میں کوئی خاص اور نمایاں فرق نہیں ہے لیکن بنگلہ دیش میں صحت مند مسابقت کی جگہ پابندی لگانا تو ایک نیا مسئلہ پیدا کرنے والی بات ہے۔ چلیں بنگلہ دیش کی حکومت نے تو فیصلہ کر لیا کہ وہ پابندی برقرار رکھے گی۔ لیکن پاکستان کی حکومت کو کیا کہا جائے جو باقی وقتوں میں تو بھارتی ہندی فلموں کی اجازت دیتی ہے اور عید کے موقع پر پابندی لگا دیتی ہے۔ (۲۶) پاکستانی حکومت کا رویہ عجیب ہے کہ عید پر بھی فلم کو نمائش کی اجازت نہ دے جب کہ عام حالات میں بھارتی ہندی فلمیں نمائش پزیر ہیں۔ اگر بات غیر ملکی فلموں کی نمائش کی کی جائے تو ہالی وڈ یا امریکی فلموں کی مثال کو بھی ہم سامنے رکھ سکتے ہیں جو دنیا بھر میں مقبول ہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور یورپ سمیت پوری دنیا میں ہالی وڈ یا امریکی فلمیں سینما گھروں کی زینت بنتی ہیں۔ ایک جانب پاکستان میں ایک طبقہ امریکہ اور انڈیا کا شدید مخالف ہے لیکن مخالفت صرف بھارتی ہندی فلموں کی ہی کیوں کی جاتی ہے۔ یہ امر باعث استعجاب ہے۔ کیا ہالی وڈ کی فلموں سے یہاں مقامی صنعت کو کوئی نقصان نہیں۔ یا بھارتی ہندی فلموں کے مخالفین کے ہالی وڈ فلموں کی نمائش رکوانے کا کوئی معقول جواز نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہالی وڈ کی فلمیں ہمارے فلم بین کم ہی دیکھتے ہیں۔ اصل میں پاکستانی عوام میں ہالی وڈ کی نسبت بھارتی ہندی فلمیں زیادہ پسند کی جاتی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہندی اور اردو زبان کا ایک جیسا ہونا ہے۔ پھر بھارتی ہندی فلموں میں پیش کردہ مسائل اور کہانیاں ہمارے معاشرے سے قریب تر ہیں۔ یہ سب عناصر مل کر پاکستانی فلم بینوں میں بھارتی ہندی فلموں کو ہالی وڈ کی فلموں سے زیادہ مقبول بناتے ہیں۔

سابق وزیر اعظم بھارتی ہندی فلمیں پسند کرنے والوں میں شامل

بھارتی ہندی فلموں کی مقبولیت محض عوام تک محدود نہیں بلکہ سابق پاکستانی وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی بھی بھارتی ہندی فلموں پسند کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اس کا ثبوت سابق وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کا بیان ہے جسکے مطابق وہ بھارتی ہندی فلموں کے بہت بڑے مداح ہیں اور وہ دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات کو سینما کے ذریعے بہتر کرنے میں بے حد خوشی محسوس کریں گے۔ (۲۷) ایک طرف پاکستانی وزیر اعظم کی سینما کے ذریعے پاک بھارت تعلقات بہتر بنانے کی خواہش ہے تو دوسری طرف حکومت کی طرف سے عید پر بھارتی ہندی فلموں کی نمائش پر پابندی لگانا عجب ہے۔ ہالی وڈ کے معروف اداکار سلمان ان کی فلم "وبنگ" کی قبل از نمائش کامیابی کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

چرچے ہو رہے ہیں تاہم پاکستان میں اس کی موجودہ سال یعنی ۲۰۱۰ میں عید کے موقع پر نمائش پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

بھارتی ہندی فلموں کی پاکستانی سینما گھروں میں نمائش پر پابندی

واضح رہے کہ حکومت پاکستان کی جانب سے عید کے موقع پر تمام بھارتی ہندی فلموں کی نمائش پر پابندی لگا دی گئی ہے جبکہ بھارتی ہندی فلموں پر تفریحی ٹیکس کو دوگنا کرتے ہوئے ۳۰ فیصد سے ۶۵ فیصد کر دیا گیا ہے۔ جہاں گذشتہ دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے پیمرا کو تمام بھارتی چینلز کی بندش کے احکامات جاری کیے گئے تھے وہیں اب پاکستان میں بھارتی ہندی فلموں کی عید کے موقع پر نمائش کو بھی سرکاری سطح پر پابندی کا سامنا ہے[۲۸]۔ اگر بھارتی ہندی فلموں کی وجہ سے سینما بین سینما کا رخ کر رہے ہیں تو اس پر اتنا ٹیکس لگانا کہاں کا انصاف ہے۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب پاکستان میں فلمیں بننا کم ہو چکی ہیں تو لوگوں سے ایک تفریح بھی چھینی جا رہی ہے۔

حکومت نے عید پر ہالی وڈ کی فلموں کی نمائش پر پابندی کیوں نہیں لگائی۔ غیر ملکی فلموں کی نمائش کے حوالے سے اذہان میں یہ سوال از خود اٹھتا ہے۔ ۲۰۱۰ میں عید الفطر پر کراچی کے سینماؤں میں ہالی وڈ کی اداکارہ انجلینا جولی کی فلم سالٹ، لیونارڈو ڈی کیپریو کی Inception اور سلور سٹیلون کی The Expendables نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اینجیلینا جولی کی فلم سالٹ، لیونارڈو ڈی کیپریو کی Inception کے بڑے سائز کے رنگین اشتہار عید کے دن جنگ اخبار میں شائع ہوئے۔ (۲۹) یہاں سوال اٹھتا ہے کہ ہالی وڈ کی فلمیں بھی تو پاکستانی فلموں کے کاروبار پر اثر انداز ہوتی ہیں تو ہالی وڈ کی فلموں پر پابندی کیوں نہیں لگائی گئی۔

نتیجہ / حاصل بحث

اگر ہالی وڈ جیسے بین الاقوامی فلمی صنعت کی فلمیں ہمارے ملک پاکستان میں نہایت آزادانہ طور پر نمائش پذیر ہو سکتی ہیں تو پھر صرف بھارتی ہندی فلموں پر پابندی کا کوئی منطقی جواز نہیں بنتا۔ سردار عبدالرب نشتر کے اس موقف کو ذہن میں رکھیں کہ جو کام غیر مسلموں کے لیے جائز ہے، وہ مسلمانوں کے لیے کیوں ناجائز ہو؟ اگر ہم اپنی فلم انڈسٹری کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو ہمیں اس طرح کی تمام پابندیوں سے گریز کرنا ہوگا۔

موجودہ صورتحال میں بھارتی ہندی فلموں کی نمائش صرف سابق وزیر اعظم شوکت عزیز کے جاری کردہ ایک اجازت نامے کی بنا پر ہو رہی ہوتی ہے جو کبھی ہوتی ہے اور کبھی فلموں کی نمائش پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ یہ ایک غیر مستحکم

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

صورتحال ہے کیونکہ حکومت کسی بھی وقت اس اجازت نامے کو منسوخ کر کے بھارتی ہندی فلموں پر پابندی لگا سکتی ہے۔ گلوبلائزیشن کے اس دور میں بھارتی ہندی فلموں پر پابندی عائد کرنا وقت کے تقاضوں کے ساتھ چلنے سے انکار کرنے کے مترادف ہے۔

فی زمانہ عوام کے پاس تفریح کے لیے وقت اتنا نہیں ہوتا ہے۔ تو سینما میں جا کر فلم دیکھنا لوگوں کے لیے ایک اہم ذریعہ تفری کا ذریعہ ہے۔ اگر عوام کو سینما کی تفریح سے بھی محروم کر دیں گے تو اس سے معاشرے پر بہت منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ عوام اپنی زندگی میں خوشگوار لمحات گزارنا چاہتے ہیں اور سینما انہیں یہ موقع فراہم کرتا ہے۔

بالی وڈ اپنے وسیع وسائل اور جدید ٹیکنالوجی کے لحاظ سے پاکستانی فلم انڈسٹری سے کہیں آگے ہے۔ اگر ہم بھارتی ہندی فلموں پر پابندی لگائیں گے تو لوگ سینما گھروں میں جا کر فلم دیکھنا چھوڑ دیں گے اور اس سے سینما مالکان کو نقصان ہوگا۔ اس لیے بھارتی ہندی فلموں پر اتنا زیادہ ٹیکس لگانا بھی مناسب نہیں ہے۔

حوالہ جات

۱۔ جمیل عائشہ، بھارتی فلمی صنعت، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۳۳۵

۲۔ عامر ثروت حسنین، امریکی فلمی صنعت، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۸۸

۳۔ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلیس، اردو بازار، (ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۶

۴۔ جمیل عائشہ، بھارتی فلمی صنعت، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۳۳۵

۵ ۔ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلیس، اردو بازار، ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۱۴

۶۔ اشک پریم پال، ہندوستانی سینما کے پچاس سال، نگارشات، (۲۰۰۴)، لاہور، صفحہ ۹

۷ ۔ جمیل عائشہ، بھارتی فلمی صنعت، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۳۳۵

۸ ۔ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلیس، اردو بازار، (ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۲۹

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

۹۔ جمیل عائشہ، بھارتی فلمی صنعت، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۳۳۵

۱۰ ۔ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلیس، اردو بازار، (ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۷۸

۱۱۔ رضوی ثروت، پاکستانی فلمی صنعت ماضی اور حال کے آئینے میں، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۲۴۶

۱۲۔ رضوی ثروت، پاکستانی فلمی صنعت ماضی اور حال کے آئینے میں، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۲۴۶

۱۳ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلیس، اردو بازار، (ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۷۸

۱۴۔ علی ارشد، ایڈوانس فلم پروڈکشن، ایورنیو بک پیلس، اردو بازار، (ندارد)، لاہور، صفحہ ۱۹۲

۱۵۔ صوفی اطہر جاوید، روزنامہ جنگ کراچی، ۲۲ جون ۲۰۱۰، صفحہ ۱۲

16۔ رضوی ثروت، پاکستانی فلمی صنعت ماضی اور حال کے آئینے میں، ذرائع ابلاغ عامہ ایک جائزہ، شعبہ ابلاغ عامہ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی (۲۰۰۴)، کراچی، صفحہ ۲۵۴

17۔ صوفی اطہر جاوید فلم آڈیو، ویڈیو، ٹریڈ رپورٹ، روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۳ جون ۲۰۱۰، صفحہ ۸

۱۸ .http://www.citehr.com/4445-ar-rahman-studio-asias-highly-equipped-recording-theatre.html
Published 09 November 2005 , retrieved on 2 September 2024

۱۹. . http://en.wikipedia.org/wiki/Dance_in_India
retrieved on 2 September 2024

۲۰ .. http://www.realbollywood.com/news/2008/04/indian-movies-rule-in-pakistan.html
retrieved on 8 September 2010

.۲۱ . http://www.citehr.com/4445-ar-rahman-studio-asias-highly-equipped-recording-theatre.html

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 4, (Oct to Dec 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-IV)urdu-05

Published 09 November 2005 , retrieved on 2 September 2024

۲۲ . روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ ستمبر ۲۰۱۰،صفحہ ۷

۲۳ .http://timesofindia.indiatimes.com/india/Bangladesh-lifts-ban-on-Indian-films/articleshow/5853609.cms
retrieved on 13 September 2010

۲۴ .http://timesofindia.indiatimes.com/india/Bangladesh-lifts-ban-on-Indian-films/articleshow/5853609.cms
retrieved on 13 September 2010

۲۵ .http://www.indianexpress.com/news/bangladesh-reimposes-ban-on-indian-film-scr/611996/
retrieved on 13 September 2010

۲۶۔روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۱۰،صفحہ ۱

۲۷-ایضاً۲۸-ایضاً

۲۹۔روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۱۰، صفحہ ۷